Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ ۹ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش ۹ فروری ۱۹۷۲ء | نمبر ۳۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل صبح نو بجے بذریعہ کار چند یوم کے لئے اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں۔ حضور کی اور حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھی۔ رات کو اطلاع موصول ہوئی۔ حضور بفضلہ بخیریت اسلام آباد پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔

حضور نے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو [illegible] مقرر فرمایا ہے۔

ربوہ ۸ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ [illegible] صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت کھانسی اور کمزوری [illegible] سے ناساز ہے۔

احباب جماعت توجہ کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم بشیر احمد خاں صاحب رفیق پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے والد صاحب محترم گزشتہ ایک ہفتہ سے بعارضہ برونکائٹس بیمار رہیں۔ بخار مسلسل ہے جس کی وجہ سے کمزوری خاصی ہو گئی ہے۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں جلسے

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسبِ سابق ۲۰ فروری کو پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں جلسے کئے جائیں۔ امراء اور صدر صاحبان ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس اہم پیشگوئی کے شایانِ شان جلسے ہوں۔ رپورٹ نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوائی جائے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسان کا اپنا دِل اس کے لئے آئینہ ہے جس میں وہ سب کچھ دیکھ سکتا ہے

سچے دِل سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور خدا سے اخلاص کا تعلق قائم کرو

"دُنیا میں دو دوستوں کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دوست دوسرے دوست کا مرتبہ شناخت کر لیتا ہے کیونکہ جیسا وہ اس کے ساتھ ہے ایسا ہی وہ بھی اس کے ساتھ ہوگا۔ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ محبت کے عوض محبت اور دغا کے عوض دغا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ میں اگر کوئی حصہ کھوٹ کا ہوگا تو اسی قدر فرق اُدھر سے بھی ہوگا۔ مگر جو اپنا دل خدا سے صاف رکھے اور دیکھے کہ کوئی فرق خدا سے نہیں ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس سے کوئی فرق نہ رکھے گا۔ انسان کا اپنا دل اس کے لئے آئینہ ہے وہ اس میں سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔ پس سچا طریق دُکھ سے بچنے کا یہی ہے کہ سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور وفاداری اور اخلاص کا تعلق دکھاؤ اور اس راہِ بیعت کو جو تم نے قبول کی ہے سب پر مقدم کرو کیونکہ اسکی بابت تم پوچھے جاؤ گے جب اس قدر اخلاص تم کو میسر آجاوے تو ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو ضائع کرے۔ ایسا شخص سارے گھر کو بچا لے گا۔ اصل یہی ہے اس کو مت بھولو۔ نری زبان میں برکت نہیں ہوتی کہ بہت سی باتیں کر لیں اصل برکت دل میں ہوتی ہے اور وہی برکت کی جڑ ہے۔ زبان سے تو کروڑہا مسلمان کہلاتے ہیں۔ جن لوگوں کے دل خدا کے ساتھ مستحکم ہیں اور وہ اسکی طرف وفا سے آتے ہیں خدا بھی ان کی طرف وفا سے آتا ہے اور مصیبت اور بلا کے وقت انکو الگ کر لیتا ہے۔۔۔

مَیں اگر کسی کے لئے دعا کروں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا معاملہ صاف نہیں وہ اس سے سچا تعلق نہیں رکھتا تو میری دعا اس کو کیا فائدہ دیگی؟ لیکن اگر وہ صاف دل ہے اور کوئی کھوٹ نہیں رکھتا تو میری دعا اس کیلئے نورٌ علیٰ نور ہوگی۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۷)

جماعتِ احمدیہ کی مجلس مشاورت

۳۱ مارچ و یکم و ۲ اپریل ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ مارچ و یکم و ۲ اپریل ۱۹۷۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگی۔

(۱) جماعتیں حسبِ قاعدہ تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۲۰ فروری ۱۹۷۲ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔ وقت کی پابندی ضروری ہے۔

(۲) امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ امسال ان کی طرف سے جن جماعتوں کو نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہو ان کی اطلاع ۲۹ فروری تک اور نمائندگان کی اطلاعات حسبِ قاعدہ ۱۰ مارچ تک ضرور بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

الفضل روزنامہ ربوہ
مورخہ ۹ر تبلیغ ۱۳۵۱ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں دہریّت پھیلنے کا ایک بڑا سبب

دنیا میں دہریت پھیلنے کا ایک بڑا سبب اسباب پرستی بھی ہے اور یہ وبا غلط بنیادوں پر سائنسی صداقتوں کی دریافت کے سلسلہ میں پھیلی ہے۔ پچھلی دو صدیوں کے دوران حقائق الاشیاء معلوم کرنے کی جدوجہد کے نتیجہ میں مغربی سائنسدانوں پر یہ امر منکشف ہوا کہ نظام کائنات میں عمل اور ردِّ عمل کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر عمل کا ایک سبب ہوتا ہے اور پھر ہر عمل کا ایک ردِّ عمل بھی ضرور ظاہر ہوتا ہے اور وہ ردِّ عمل ایک اور عمل کے ظہور کا سبب بن جاتا ہے۔ اس سے وہ اس وہم میں مبتلا ہو گئے کہ اسباب ہی سب کچھ ہیں اور اگر خدا ہے بھی تو نعوذ باللہ من ذالک اسباب کا غلام ہے وہ ان کی کارفرمائی میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتا۔ اس طرح اسباب پرستی کی وبا پھیلی جو آگے چل کر دہریت کو فروغ دینے کا موجب بنی۔

یہ صورتِ حال اس لئے رُونما ہوئی کہ مغرب میں جہاں گذشتہ دو صدیوں کے دوران سائنسی تحقیق کا کام زور شور سے شروع ہوا ایک مذہب کی حیثیت سے عیسائیت حکمران تھی۔ مروجہ عیسائیت میں خدا کا تصور اس قدر ناقص اور غیر معقول تھا کہ سائنسی تحقیق کے دَور میں وہ لوگوں کے لئے دن بدن ناقابلِ فہم اور ناقابلِ قبول ہوتا چلا گیا۔ اوّل تو تثلیث کا عقیدہ ہی گورکھ دھندہ سے کم نہ تھا اُس پر یسوع جیسے بے بس اور عاجز انسان کو خدا کی خدائی میں شریک ٹھہرانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ خیال زور پکڑتا چلا گیا کہ آخر ایسے بے بس اور لاچار خدا کی جو خود اپنے آپ کو سُولی پر لٹکنے سے نہ بچا سکا ضرورت ہی کیا ہے۔ رفتہ رفتہ خدا پر اعتقاد کمزور پڑتا چلا گیا اور اسباب پرستی کی جڑیں مضبوط ہوتی چلی گئیں۔

اسلام نے خدا تعالےٰ کی ہستی کو جس رنگ میں دنیا پر آشکار کیا ہے اُس کی حقیقی معرفت کے بعد اسباب پرستی کی لعنت میں گرفتار ہونے کا امکان ہی باقی نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ خدا اپنی ہستی کی معرفت عطا کرنے کی غرض سے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ ھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ۝ (الرعد آیت ۱۷)

تُو ان سے کہہ کہ اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے اور وہ کامل طور پر یکتا اور ہر ایک چیز پر کامل اقتدار رکھنے والا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں یہ کہہ کر کہ خدا ہر چیز کا خالق ہے، اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ بجز خدا کے اس کائنات میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو غیر مخلوق ہو۔ اس کائنات اور اسی کی ہر چیز خواہ وہ ظاہر ہو یا مخفی خدا ہی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ کائنات کا ہر ذرّہ، اس میں پوشیدہ قوتیں نیز قدرت کے وہ قوانین جن کے ساتھ کائنات کا نظام بندھا ہوا ہے۔ اسی طرح اسباب و علل نیز عمل اور ردِّ عمل کے سلسلے جن پر نظام کائنات کے قیام اور بقا کا دار و مدار ہے یہ سب خدا ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔ پھر انہیں ایک دفعہ بنانے کے بعد وہ ان سے بے تعلق نہیں ہوا بلکہ وہ کامل طور پر یکتا ہے اور ہر ایک چیز پر کامل اقتدار رکھنے والا ہے۔ اس کائنات اور اس کی ہر شئے میں اسی کی مرضی کارفرما ہے اور یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ کے تحت جو وہ چاہتا ہے وہی ظہور میں آتا ہے۔ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ بھی اس کی ایک صفت ہے اور وہ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ بھی ہے۔

جب خدا تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور ہر چیز پر کامل اقتدار رکھتا ہے تو پھر لازمی بات ہے کہ اسباب و عوامل نیز عمل و ردِّ عمل کا سلسلہ نہ اپنے آغاز کے لحاظ سے اور نہ اپنے انجام کے لحاظ سے لامتناہی ہو سکتا ہے۔ اس کا ایک آغاز بھی ہے اور انجام بھی۔ اگر اسباب کا پورے طور پر کھوج لگایا جائے تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ سلسلۂ اسباب کا نقطۂ آغاز دریافت نہ ہو۔ ہر معاملہ میں اسباب کا سلسلہ ایک حد تک ہی چلتا ہے اس کے بعد انسانی عقل بیکار ہو کر رہ جاتی ہے اور بجز اس کے کوئی چارہ نہیں رہتا کہ اُس مرحلہ میں یہ اقرار کیا جائے کہ کُنْ فَیَکُوْنُ کی جلوہ نمائی ہی سلسلۂ اسباب کو بھی معرضِ وجود میں لانے کا موجب ہوئی ہے۔ اس لئے علّت العلل خود خدا تعالیٰ کی ذات ہے جس سے تمام مشہود و غیر مشہود چیزیں وجود پذیر ہوئی ہیں۔ جب علّت العلل خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور اسی سے سلسلہ اسباب کا آغاز ہوا ہے اور ہوتا رہتا ہے تو پھر سلسلۂ اسباب کا انجام بھی اُسی کے ہاتھ میں ہے وہ کامل اقتدار رکھنے والا جب چاہے اُسے منقطع کر سکتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ کرتا رہتا ہے۔ ایک نوع کے اسباب کو ختم کر کے وہ دُوسرے نوع کے اسباب پیدا کر دیتا ہے اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو پھر کامل اقتدار بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس لئے اسباب کا سلسلہ ہرگز لامتناہی نہیں ہو سکتا۔ علّت العلل کی حیثیت سے خدا تعالیٰ ہی اوّل بھی ہے اور آخر بھی۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے متعلق قرآنِ مجید میں فرمایا ہے:۔

ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ (الحدید آیت ۴)

وہ (یعنی اللہ) اوّل بھی ہے اور آخر بھی اور ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

نیز ہر شئے کے آغاز اور انجام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس پر اپنے کامل اقتدار کے ثبوت میں مزید فرمایا:۔

وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی (النجم آیت ۴۳)

یعنی اپنے آغاز کے لحاظ سے بھی اور انجام کے لحاظ سے بھی بلا استثناء تمام چیزیں بالآخر اپنے پیدا کرنے اور نشوونما دینے والے خدا کی طرف ہی منتہی ہوتی ہیں۔

جب اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہی اوّل بھی ہے اور آخر بھی نیز آغاز کے لحاظ سے ہر چیز کا علّت العلل بھی وہی ہے اور انجام کے لحاظ سے ہر چیز بالآخر اُسی کی طرف منتہی ہوتی ہے اور وُہی کامل اقتدار والا ہے تو پھر اُسے یہ قدرت بھی حاصل ہے کہ جس چیز کو چاہے قائم رہنے دے اور جسے چاہے مٹا دے اور یقیناً اس میں اسباب نیز عمل اور ردِّ عمل کا سلسلہ بھی شامل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ ۝ (الرعد آیت ۴۰)

جس چیز کو اللہ چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہتا ہے قائم کرتا ہے اور اُسی کے پاس تمام احکام کی اصل (یعنی جڑ) ہے۔

الغرض اسلام نے خدائے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر کی ہستی کو جس رنگ میں آشکار کیا ہے اسکی رُو سے اسباب پرستی کی جڑ یکسر کٹ جاتی ہے اور ایک دہریہ کو بھی اسکی ہستی پر ایمان لانے اور اسے ہی علت العلل تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ وہ زبان سے اس کا اظہار کرے یا نہ کرے دل اس کا بھی گواہی دے اُٹھتا ہے کہ ہر شئے کا خالق و مالک اور اس پر کامل اقتدار رکھنے والا اللہ ہی ہے۔

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ صرف اسلام کی تعلیم ہی ایسی کامل اور مکمل اور مدلّل تعلیم ہے جو دنیا سے اسباب پرستی کی لعنت کو دُور کر کے اُسے دہریّت سے نجات دلا سکتی ہے اور دُنیا میں آسمانی بادشاہت کے قیام کو منصّۂ شہود پر لا سکتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بالخصوص ان ملکوں میں جہاں دہریت کا دور دورہ ہے اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کی جائے تا ان کی گمراہی ختم ہو اور وہ راہِ حق پر گامزن ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہو سکیں۔

ہر احمدی قرآن مجید سیکھے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

”ہم پر واجب ہے کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت، ہر احمدی بچہ، ہر احمدی جوان اور ہر احمدی بوڑھا پہلے اپنے دِل کو نورِ قرآن سے منوّر کرے۔ قرآن سیکھے، قرآن پڑھے اور قرآن کے معارف سے اپنا سینہ و دِل بھرے اور معمور کرے۔“ (الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ ہر جگہ ایسا انتظام کریں کہ تمام احمدی احباب قرآنِ مجید پڑھیں اور معارفِ قرآنی سے اپنے سینہ و دِل کو منوّر کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی روح پرور خطاب

انسانی قویٰ اور استعدادوں کی صحیح نشوونما بغیر محنت اور قربانی کے نہیں ہو سکتی

(فرمودہ ۱۵ اخاء ۱۳۵۰ ہش (۱۵ اکتوبر ۱۹۷۱ء)

(۲)

انسانی قویٰ کی چار اقسام

آج میں چند باتیں آپ سے کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسنِ تقویم میں پیدا کیا اور احسنِ تقویم کی پیدائش کے نتیجہ میں اصولی طور پر اُسے چار قسم کی قوتیں اور استعدادیں دی گئیں۔ ایک جسمانی طاقت ہے یہ بھی ایک ایسی قوت ہے جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً ایک طاقت ہے تیز دوڑنے کی۔ ایک شخص آگے نکل جاتا ہے اور دوسرے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ایک طاقت ہے کشتی کرنے کی ایک طاقت ہے تیر اندازی کی۔ ایک طاقت ہے بندوق چلانے کی۔ چنانچہ تیر اندازی کی جو طاقت ہے جس وقت وہ اپنے نشوونما کے کمال پر پہنچی تو ایک محاصرے کے وقت دشمن نے اپنی فصیلوں کے اوپر تھوڑے سے مٹھی بھر مسلمانوں پر رُعب ڈالنے کے لئے آدمی ہی آدمی کھڑے کر دیئے اور جبہ پوش عیسائی پادری (شام کے علاقے کی بات ہے) آگئے اور وہ جوش دلاتے تھے کہ مارو ان کو چھوڑنا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خالدؓ بن ولید کے دماغ میں یہ عجیب بات ڈالی۔ انہوں نے تیر اندازوں کو بلایا اور کہا کہ جو لوگ فصیلوں پر کھڑے ہیں ان کی آنکھ کا نشانہ لو۔ آنکھ کا نشانہ! چنانچہ انہوں نے تیر چلانے شروع کئے تو ایک ہزار آدمی کی آنکھ نکال دی۔ پس یہ ایک قوت ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی نشوونما دیتا ہے۔ لیکن یہ عجیب نشان ہے۔ ادھر حضرت خالدؓ بن ولید کے دل میں یہ ڈالا کہ تیر اندازوں کو یہ حکم دو ادھر فرشتوں سے کہا کہ ان کے تیر پکڑ لو اور دشمن کی آنکھ میں گھسیڑ دو۔ آج تیر کے مقابلے میں بندوق کا نشانہ لینا نسبتاً آسان ہے۔ مگر اتنے فاصلے پر بندوق سے بھی آنکھ نہیں نکالی جاسکتی۔ اور اتنے وقت میں ایک ہزار آدمی کی آنکھ تو نہیں نکالی جاسکتی۔ بڑے اچھے نشانہ والا ہو پھر بھی شاید دو تین نشانے ٹھیک بیٹھتا ہے اول تو وہ بھی مشکل ہے۔ بس یہ ایک طاقت ہے۔ انسان کو تیر چلانے کی قوت دی گئی ہے یہ ایک استعداد ہے جو ان کو ملی ہے۔

پھر ذہنی استعداد ہے اور اپنی ذہنی استعداد کی بناء پر کوئی کسی طرف نکلتا ہے اور کوئی کسی طرف نکلتا ہے۔ اس کے اندر بھی اللہ تعالیٰ نے بڑا تنوع پیدا کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خلق کی کثرت اللہ تعالیٰ کی وحدت پر دلیل قائم کرتی ہے۔ ہر چیز میں ایک تنوع ہے اس طرح نہیں جس طرح لوگ موٹریں بناتے ہیں اور ایک ہی سانچے کے اندر ہزاروں لاکھوں نکل آتی ہیں کیونکہ انسان اور اس کی کوشش محدود ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو غیر محدود ہے۔ اس کا ہر فعل دوسرے سے مختلف ہے۔ اور وہ کُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (الرحمٰن: ۳۰) کی شان رکھتا ہے۔ اس کی قدرت کا ہر جلوہ ایک نئی شان کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً انسانی ذہن ہے جس طرح جسموں کی شکلیں آپس میں نہیں ملتیں اسی طرح ذہن بھی آپس میں نہیں ملتے۔ ہر ایک ذہن کی اپنی خاصیت ہے اور اسی پر بنیاد رکھو تو انسانی معاشرہ کی (یہ ایک مستقل مضمون ہے۔ اس وقت میں تفصیل میں نہیں جاؤنگا) بہر حال ذہنی قوتیں اور استعدادیں ہیں۔ پھر اخلاقی قوتیں اور استعدادیں ہیں اور پھر روحانی قوتیں اور استعدادیں ہیں۔

قویٰ میں تدریجی نشوونما

اللہ تعالیٰ نے قانون یہ بنایا کہ تدریجاً ترقی ہوگی۔ ہر قوت تدریجاً نشوونما کرے گی۔ مثلاً ذہن ہے۔ یہ بھی ایک قوت ہے مگر یہ تدریجاً نشوونما کرتا ہے۔ ایک بچہ کے قویٰ بھی تدریجی ترقی کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ آج بچہ پیدا ہوا اور کل کو یونیورسٹی میں پروفیسر لگ جائے۔ یہ تدریجی نشوونما محنت کو چاہتی ہے اور

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ

میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انسان کو ہم نے رہین محنت بنایا ہے۔ (ہر خلق کے اندر ہر جگہ ہمیں یہی نظر آتا ہے) کہ انسان کی جو بھی قوت ہے، جب تک محنت نہ کی جائے اس کی نشوونما نہیں ہو سکتی۔ دراصل نشوونما نام ہی ہے صحیح راہ پر محنت کرنے کا۔ تا کہ ہر قوت کے اندر ترقی پیدا ہو۔ زور اور طاقت پیدا ہو۔ درستی اور حُسن پیدا ہو۔ مثلاً بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت بچہ تو محنت نہیں کر رہا ہوتا لیکن اس کے ماں باپ محنت کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر امیر خاندان ہے تو اس کے نوکر اس بچے کے لئے محنت کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ راتوں کو جاگتے اور ان کے بچوں کا کام کرتے ہیں۔ خود ہم نے اپنے بچوں کو صاف کیا ہے۔ بچے بیمار ہو گئے ہیں۔ دس پندرہ منٹ کے بعد دست آرہے ہیں اور یہ چیزیں انسانی زندگی کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ ماں باپ کو ہر قسم کی محنت کرنی پڑتی ہے۔ اس محنت کے بغیر بچہ اپنی عمر کے لحاظ سے نشوونما کرنا تو کجا زندہ بھی نہیں رہ سکتا۔ اس کی بقاء ہی ممکن نہیں۔

صحیح نشوونما کیلئے سخت محنت کی ضرورت

پس اگرچہ نشوونما کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن بقاء یعنی سالمیت کے بغیر تو نشوونما نہیں ہو سکتی۔ نشوونما کا پہلا مطالبہ ہی یہ ہے کہ زندہ رکھا جائے۔ دوسرا مطالبہ نشوونما کا یہ ہے کہ صحت کے ساتھ زندہ رکھا جائے اور تیسرا مطالبہ نشوونما کا یہ ہے کہ صحیح طریقے پر مدد دی جائے۔ یا اپنی مدد کی جائے۔ یہ دونوں طرح سے ہے۔ جو آدمی بڑا ہو جاتا ہے وہ خود اپنی مدد کر رہا ہوتا ہے۔ "وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ" اسی لئے کہا گیا ہے۔ یعنی تیرے نفس کا بھی تیرے پر حق ہے۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے تجھے جو قوتیں اور استعدادیں دی ہیں ان کی صحیح اور کامل نشوونما کے لئے تو انتہائی جدوجہد اور محنت کر اور اس میں قانون تدریج کو مدنظر رکھ۔ مثلاً بچہ پیدا ہوتا ہے اور وہ شروع میں ایک خاص عمر تک ایسا ہوتا ہے کہ غیر اس کے لئے محنت کر رہے ہوتے ہیں اور پھر ایک ایسی عمر میں سے گزرتا ہے جس میں وہ اور دوسرے مل کر محنت کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر استاد اچھا محنت کرنے والا نہیں ہے۔ تب بھی اس کی نشوونما نہیں ہوگی۔ اگر بچے کو پڑھائی کی طرف توجہ نہیں ہے تب بھی نشوونما نہیں ہوگی۔

پس انسان پر ایک ایسا زمانہ آتا ہے کہ جب صحیح اور کامل نشوونما کے راستے پر آگے بڑھنے کی حرکت کے لئے اپنی محنت اور دوسرے کی محنت ملنی ضروری ہے۔ ورنہ نشوونما نہیں ہوگی۔ اس کے بعد جب وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاتا ہے تو پھر وہ ایک ایسی جگہ پہنچتا ہے کہ نہ صرف اپنے لئے بلکہ وہ دوسرے کے لئے بھی محنت کر رہا ہوتا ہے اور اسلامی معاشرے میں تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دوسرے کی مدد کرے۔

پس محنت! محنت!! محنت!!! یعنی پوری جدوجہد ضروری ہے۔

محنت کا صحیح نتیجہ نکلنے کے متعلق قرآن کریم کی راہنمائی

لیکن انسان کا دماغ یہ سوچ کر چکرا جاتا ہے وہ کہتا ہے میں کمزور ہوں۔ اگر میں پوری محنت کروں تب بھی وہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ جو نکلنا چاہیئے یا جو نتیجہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ نکلے۔ صحیح نتیجہ نکالنے کے لئے قرآن کریم نے بہت ساری باتیں بتائی ہیں۔

ایک یہ ہے کہ:

"فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۝" (اللیل: ۶ تا ۸)

کہ جو آدمی قربانی دے اور قربانی دینے کے بعد اس کا سر بلند نہ ہو غرور اور تکبر میں بلکہ وہ اپنی بساط کو سمجھتا ہو اور اس کی گردن خدا تعالیٰ کے حضور جھکی رہے اور سوائے خدا تعالیٰ کے اپنے لئے کوئی سہارا نہ پائے اور نہ محسوس کرے اور نہ کسی اور کی طرف توجہ کرے۔ فرمایا اعطٰی اس نے قربانی دی اور پھر واتقٰی اس نے غرور نہیں کیا بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ چمٹا رہا اور اسی کو اپنا سہارا سمجھا اور اس کے بغیر کوئی چیز ممکن الحصول ہی نہ سمجھی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ اور جہاں بھی اس نے کوئی اچھی چیز پائی وہ لے لی "کلمۃ الحق ضالۃ المومن"۔ اسی آیت کی تشریح و تفسیر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے پھر فرمایا فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ۔ اگر تم محنت کرو گے تو وہ جو محنت کی ذمہ داری ہے اس میں تمہارے لئے آسانی اور سہولت کے سامان پیدا کر دیئے جائیں گے اور تم کامیاب ہو جاؤ گے پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کی مدد ملے گی۔

پس محنت ضروری ہے اور محنت کے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے حصول کے لئے اپنی طرف سے انتہائی قربانی اور پھر انتہائی قربانی کے بعد انتہائی انکساری ضروری ہے۔ کیونکہ اتقٰی ہی کا نتیجہ صدق بالحسنیٰ ہے اس لئے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ کوئی دوسرا شخص میرے دماغ سے اچھا دماغ نہیں رکھتا یا اس کے منہ سے کوئی اچھی بات نہیں نکل سکتی۔ جہاں بھی آدمی نیکی کی بات دیکھے اس کا نفس اس کے لینے میں حائل نہ ہو۔ بلکہ وہ اسے لے لے تب اللہ تعالیٰ محنت کا پھل پورا دیتا ہے اور یسر کے سامان پیدا کر دیتا ہے مگر یہ سب کچھ محنت۔ محنت اور محنت پر منحصر ہے۔

(باقی)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ فجی کے ایک مخلص مرحوم بھائی کا ذکرِ خیر

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج جزائر فجی

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ نانڈی فجی کے پریذیڈنٹ محترم بھائی محمد جان خان صاحب مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۷۲ء کو نانڈی گورنمنٹ ہسپتال میں دل کے شدید دورہ اور پلوریسی کے عارضہ سے بوقت ۱/۲ ۱۱ بجے شب بقضائے الٰہی اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم کافی عرصہ سے اس بیماری میں مبتلا تھے جو آخر کار جان لیوا ثابت ہوئی۔ بھائی محمد جان خان صاحب مرحوم جماعت احمدیہ فجی کے ابتدائی مبایعین میں سے تھے بلکہ یہاں کے ریکارڈ کے مطابق فجی سے تحریری بیعت کرنے والوں میں سے پہلا نمبر انہیں کا ہے اور اس لحاظ سے وہ یہاں کے اول المبایعین تھے۔ مرحوم نہایت مخلص سلسلہ کے کاموں میں جوش و اخلاص سے حصہ لینے والے تبلیغ کا شوق رکھنے والے اور اسلام اور احمدیت کی خاطر ہر قربانی اور ہر تحریک میں حصہ لینے والے تھے۔ پنجوقتہ نماز اور دیگر عبادات میں باقاعدگی کے علاوہ اپنے چندہ میں بھی باقاعدہ تھے۔ اپنے بچوں اور چھوٹے بھائیوں کی دینی تربیت کا بھی خاص خیال رکھتے تھے۔ باپ کی وفات کے بعد اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو پالنے اور انہیں پڑھانے اور کام کے قابل بنانے کی ذمہ داری کو بھی انہوں نے نہایت محنت سے نبھایا اور اپنے اثر و رسوخ اور نمونہ سے اپنے خاندان کے اکثر افراد کو احمدیت میں داخل کرانے کا موجب ہوئے

نانڈی میں جو حال ہی میں مسجد اقصیٰ اور مشنری کوارٹرز وغیرہ کا افتتاح اور اس کے بعد دو روزہ تبلیغی اور تربیتی جلسہ ہوا۔ اس کے انتظامات اور مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے اور اس تقریب کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے میں بھائی محمد جان خان باوجود بیمار ہونے کے دن رات کام کرتے اور کرواتے رہے۔ خاکسار نے ایک دو مرتبہ زیادہ نیچے اوپر سیڑھیاں چڑھنے اور کام کرنے سے منع بھی کیا اور کہا کہ آپ کی صحت اچھی نہیں آپ صرف ہمارے پاس بیٹھ کر آرام کریں اور جلسہ کی کارروائی سنیں۔ لیکن انہوں نے جواب دیا کہ ایسے تو بڑے مواقع کم آتے ہیں پتہ نہیں پھر کبھی موقعہ ملے یا نہ ملے اس لئے میں جتنا ہاتھ بٹا سکتا ہوں مجھے اپنے ساتھیوں کا ہاتھ بٹانے دیں ایسا نہ ہو کہ دوسرے کارکن مجھے بیٹھا ہوا دیکھ کر سست ہو جائیں۔ بیمار تھا کہ باوجود انہوں نے دو روز آرام نہ کیا اور کام بھی کرتے رہے اور جلسہ کی تقریریں سننے کے علاوہ تقریری مقابلہ اور مذہبی و سلسلہ معلومات عامہ کے مقابلہ میں بھی باقاعدہ حصہ لیا۔ حال ہی میں ایک مرتبہ مجھے معلوم ہوا کہ ان کے بھائیوں یا بعض ملازموں نے اپنے ہمسایہ فجین کسانوں کا ایک جانور ذبح کر کے کھا لیا ہے تحقیق کرنے پر معلوم ہوا اگر بعض لوکل فجین کسانوں کے گائے بیل رات کے وقت بھائی محمد جان صاحب کے خاندان کے گنے کے کھیتوں کو کھانے اجاڑنے رہتے تھے اور بار بار توجہ دلانے کے باوجود مالکوں نے اپنے جانوروں کو باز رکھنے کا کوئی انتظام نہ کیا اور کوئی توجہ نہ کی جس پر ان کے ملازموں نے انہیں تنبیہہ کی کہ اگر اب آپ کا کوئی جانور ہمارے کھیتوں میں آیا تو ہم ذبح کر لیں گے چنانچہ بعد میں انہوں نے ایسا کر کے بانٹ کے کھا لیا اور کھا کر بعد میں بھائی محمد جان صاحب کو بھی بتا دیا۔ انہوں نے سن کر کہا کہ ٹھیک ہے ہمارے کھیت خراب کرنے والوں کو یہی سزا ملنی چاہیئے۔ خاکسار نے بھائی صاحب مرحوم سے پوچھا کہنے لگے اگر یہ غلطی ہے تو میں تو اس میں شامل نہیں تھا۔ میں نے کہا آپ اپنے خاندان کے چیف اور بڑے ہیں رضامندی آپ پر ہے اور اس میں آپ بھی ملوث ہیں کہنے لگے اس جانور کے مالکوں کو بھی معلوم ہو گیا ہے مگر انہوں نے ہم سے کوئی احتجاج اور مطالبہ نہیں کیا۔ میں نے کہا وہ کریں نہ کریں آپ اپنے کارکنوں کو آئندہ کے لئے تنبیہہ کریں اور ایسے کام سے باز رکھیں کیونکہ بطور مسلمان کے ہمارا معاملہ احسان پر مبنی ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اسی وقت جماعت کے دوستوں کے سامنے اپنی غلطی مان کر جانور والوں سے معافی مانگ کر احسان کرنے کا وعدہ کیا۔ جماعتی نظام کے ماتحت ایک ہفتہ تک تہجد میں اس غلطی سے معافی مانگتے رہے۔

مرحوم مالی قربانیوں میں بھی اکثر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے مسجد اقصیٰ نانڈی کے اخراجات کے حساب کرنے پر معلوم ہوا کہ مسجد کی عمارت پر ابھی ایک ہزار ڈالر قرض ہے چنانچہ جلسہ میں تحریک کی گئی تو بھائی صاحب کا وعدہ سب سے زیادہ یعنی ۱۰۰ ڈالر کا تھا جو کہ امید ہے کہ اب ان کی اولاد ادا کر دے گی اسی طرح ان کی وفات سے چند گھنٹے پہلے لٹوکا میں ۱۹۷۲ء کے دوران احمدیہ مسجد بنانے کی تحریک پیش کی گئی تو انہوں نے پھر اپنا اور جماعت نانڈی کی طرف سے ۵۰۰ ڈالر کا وعدہ لکھوایا۔ مرحوم کو خاکسار نے وصیت کرنے کی تحریک کی تو فوراً آمادہ ہو گئے اور کہا کہ میں بہت جلد وصیت کر کے اسے قانونی صورت دے کر آپ کو ارسال کر دوں گا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اردو صورت میں انہوں نے کوئی وصیت کی ہوئی تھی جس کی تحقیق کی جا رہی ہے۔

مرحوم بڑے مہمان نواز اور مبلغین کی خدمت کرنے والے بھائی تھے۔ اپنے شہر نانڈی میں بڑے باعزت پسندیدہ اور ہر دل عزیز تھے چنانچہ ان کے جنازہ کے ساتھ قبرستان تک جانے والوں میں ہر مذہب و ملت کے لوگ ہندو۔ سکھ اور عیسائی سب سینکڑوں کی تعداد میں موجود تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ چار لڑکے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں جو کہ خدا کے فضل سے سب احمدی ہیں۔ ایک بیٹا عزیز فضل خان ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے جس کے متعلق مرحوم مجھے بار بار بتایا کرتے تھے کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ربوہ خاص طور پر دین کا علم سیکھنے اور دینی تربیت حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہوا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اُن کا وہ بیٹا ان کی اس نیک خواہش کو پورا کرے گا اور انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تربیت اور دینی علم بھی سیکھ کر اور فجی واپس لوٹ کر ایسا نیک نمونہ قائم کرے گا جو کہ ان کے سارے خاندان بلکہ سارے شہر میں احمدیت اور اسلام کی مضبوطی کا موجب ہو۔ انشاء اللہ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بھائی محمد جان صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں احمدیت اور اسلام پر صحیح طور پر کاربند ہونے اور اس کے لئے اپنے باپ سے بھی بڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق دے۔

قرارداد تعزیت

مورخہ ۲۲/۱/۷۲ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ کنری پاک کے ایک ہنگامی اجلاس میں مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شہادت پر مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت متفقہ طور پر منظور کرتی ہے۔

مکرم مبارک احمد بھٹی نے ۱۹۶۳ء میں کنری سے میٹرک کرنے کے بعد اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی تھی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ ۱۹۷۱ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کر کے کچھ عرصہ کے لئے گوجرانوالہ میں بطور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ خدمات بجا لاتے رہے ۸ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو ربوہ میں ریل کار کے حادثہ میں اس وقت جام شہادت نوش کیا۔ جبکہ وہ بطور مجاہد ملکی دفاع میں خدمت بجا لا رہے تھے۔

مکرم بھٹی صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما دے

(ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ کنری پاک ضلع تھرپارکر)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری نور محمد ولد چوہدری محمد عبد اللہ قوم جٹ لودھانوی ساکن بھابڑہ ضلع سرگودھا مورخہ ۲۱/۱/۷۲ بروز جمعہ بوقت شام ۷۱ سال عمر میں اپنے مولیٰ حقیقی کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑے سادہ نیک سیرت اور صلح کُن تھے مرحوم نے ہمیشہ ہی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ اُن کی شبانہ روز کاوشوں کے نتیجہ میں کافی لوگ راہ حق پا چکے ہیں

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام قرب میں جگہ بخشیں

(ماسٹر حبیب اللہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھابڑہ ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۵)

مسل نمبر ۲۰۶۱۳

میں محمد انور ولد چوہدری محمد اسماعیل صاحب قوم ارائیں پیشہ کاروبار عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد انور۔ معرفت عادل پرویژن سٹور ۱۲۳۲/۱۵ فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸

گواہ شد: شیخ شریف احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی ۶۶۹/۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸

گواہ شد: شیخ منیر احمد ریاض ۶۶۹/۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸۔

مسل نمبر ۲۰۶۱۴

میں عبدالحمید ولد عبدالرشید صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبدالحمید ولد عبدالرشید صاحب B-77/13 فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸

گواہ شد: شیخ شریف احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ۶۶۹/۹ فیڈرل بی ایریا دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸

گواہ شد: منیر احمد R-6/14 نصیر آباد کراچی ۳۸

مسل نمبر ۲۰۶۱۵

میں شیخ منیر احمد ریاض ولد شیخ نثار احمد صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: شیخ منیر احمد ریاض ولد شیخ نثار احمد صاحب ۶۶۹/۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸۔

گواہ شد: شیخ شریف احمد ولد شیخ نثار احمد صاحب ۶۶۹/۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸

گواہ شد: شیخ حبیب احمد عمر ۶۶۹/۹ 〃 〃

مسل نمبر ۲۰۶۱۶

میں امۃ الرحمٰن منصورہ بنت شیخ نثار احمد صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: امۃ الرحمٰن منصورہ ۶۶۹/۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸

گواہ شد: شیخ شریف احمد صاحب ۶۶۹/۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا۔ کراچی ۳۸

گواہ شد: شیخ نثار احمد ۶۶۹/۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸۔

دعائے مغفرت

کوئٹہ کی جماعت کے ایک نہایت مخلص دوست ماسٹر عبدالکریم صاحب بوجہ عارضہ دل مورخہ ۲/۱/۱۹۷۷ کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جماعت احمدیہ کوئٹہ کے ابتدائی کارکنوں میں سے تھے۔ بوقتِ وفات مرحوم کی عمر ۷۲ سال تھی۔ قرآن مجید کے شیدائی اور صحیح تلفظ سے پڑھنے والے تھے۔ اپنی عمر کے آخری ایام میں قرآن مجید کا نصف سے زائد حصہ حفظ کر چکے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور چار لڑکے چھوڑے ہیں۔ تمام بزرگانِ سلسلہ سے گزارش ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں اور نیز پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (عبدالرحمٰن کوئٹہ)

دفتر کو خط لکھتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ضرورت خانساماں

ایک معزز گھرانہ کو کراچی میں ایک خانساماں کی ضرورت ہے جو ہر قسم کے دیسی کھانے پکانے کی مہارت رکھتا ہو۔ اس سلسلہ میں درخواست مقامی صدر یا امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ آنی ضروری ہیں۔

پتہ: بیت العافیت ربوہ

درخواست دعا

میرے بھائی عبدالشکور قریشی کو ۸ دسمبر کو سکوٹر کا حادثہ پیش آیا جس سے انہیں کافی چوٹ آئی۔ احباب جماعت اور بزرگوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد لاہور)

سر تو چھپا لیا مگر

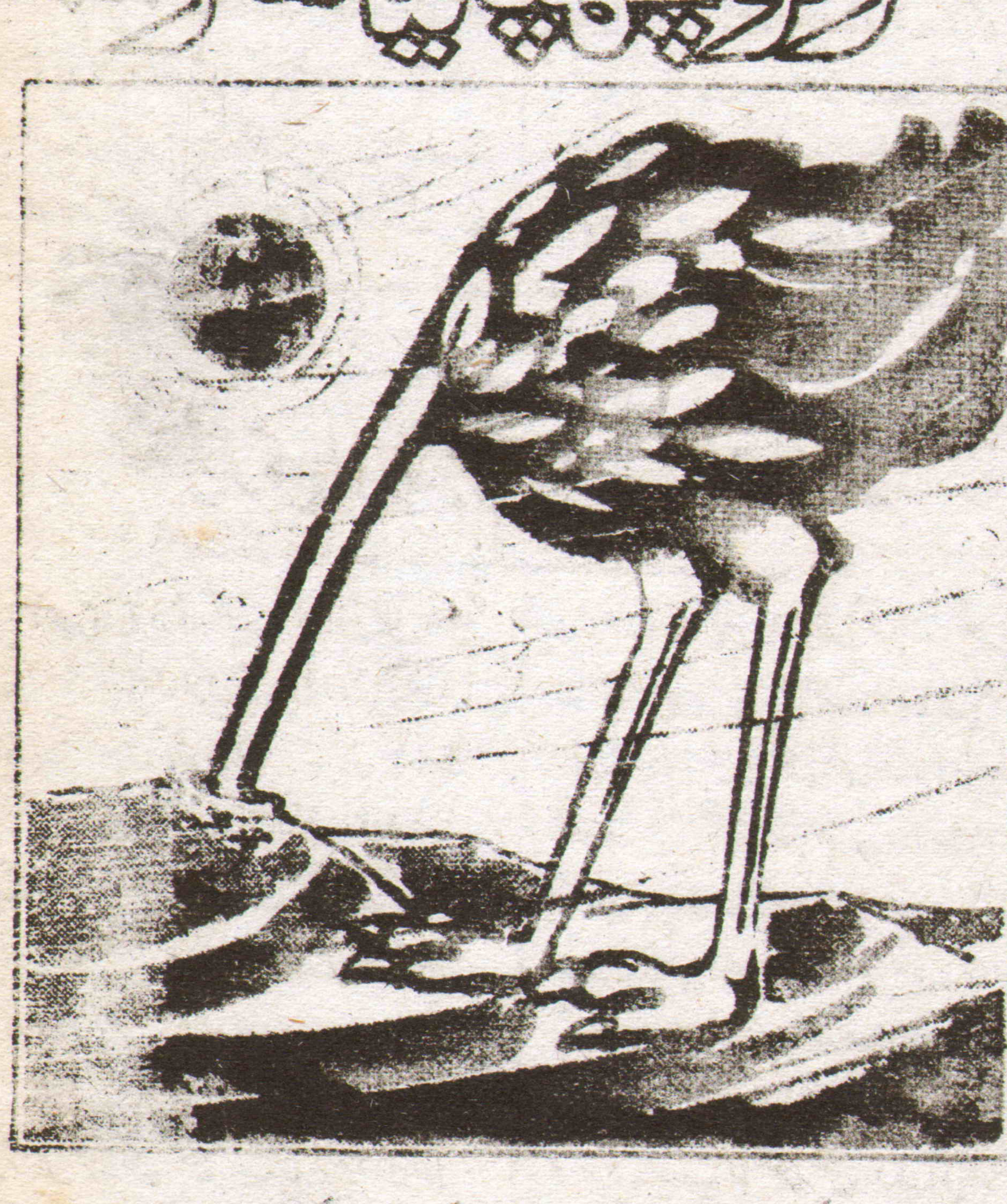

اس طرح زندگی کے مسائل حل نہیں ہوتے۔ حقائق کا مقابلہ کیجئے اور مستقبل کی فکر آج ہی کیجئے۔ اپنے مستقبل کے تحفظ کے لئے پوسٹل لائف انشورنس کی پالیسی لیجئے۔ اس کا پریمیم سب سے کم ہے پھر بھی اس کے بونس کی شرح سب سے زیادہ ہے۔

بونس کی شرح

تاحیات پالیسی ۴۲ روپے فی ہزار

میعادی پالیسی ۳۳ روپے فی ہزار

پوسٹل لائف انشورنس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات طلب کرنے چاہئیں

اور

اس امر کو خدا پر چھوڑ دینا چاہیئے کہ وہ کونسا انعام ہمیں دیتا ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ جو بڑے کام ہوتے ہیں ان کی تکمیل کے لئے ایک لمبے عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ عظیم الشان انعامات جن کے مانگنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے وہ بغیر بڑی قربانیوں کے نہیں مل سکتے۔ یہ بھی ایک غلطی تھی جس نے مسلمانوں کو تباہ کیا کہ انہوں نے سمجھ لیا صحابہؓ پر تمام ترقی ختم ہو گئی ہے۔ حالانکہ اگر یہ صحیح ہو تو پھر ہمیں کیا ملے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس عقیدہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کہہ کر یہ دعا سکھائی ہے کہ تم بڑے سے بڑے انعام طلب کرو۔ پس جب دعا سکھانے والے نے بخل سے کام نہیں لیا۔ دینے والے کے ہاں کمی نہیں تو مانگنے والا کیوں مایوس ہو۔ صحابہؓ کے زمانہ میں اور اس کے بعد بھی جب تک لوگ اس بات کو سمجھتے رہے ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے رتبے دیئے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے دعوے بھی کئے۔ لیکن جب ان کے دماغ چھوٹی چھوٹی باتوں پر رہنے لگ گئے تو وہ تنزل میں گر گئے ہمیں مسلمانوں کے اس تنزل سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ سے اس کی بڑی سے بڑی نعمت طلب کرنی چاہیئے ہاں روحانی نعمتوں کو معین طور پر مانگنا نادانی ہوتا ہے۔ طبیب کو ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ بہتر سے بہتر نسخہ دے۔ مگر یہ کہنا کہ معجون فلاسفہ دو۔ یا ایسٹرن سیرپ دو بیوقوفی ہے۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مانگنے والے کے لئے کونسی روحانی نعمت بہتر ہو گی۔ مثلاً ایک شخص نفلوں کی توفیق اور اس کے ذریعہ قرب الٰہی مانگتا ہے حالانکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے روزوں سے ترقی مقدر ہو۔ پس روحانی انعامات کو معین طور پر مانگنا قرب الٰہی کے دروازہ کو اپنے اوپر بند کرنا ہے۔ ہاں جسمانی طور پر اولاد وغیرہ کے لئے کسی معین نعمت کا طلب کرنا منع نہیں لیکن روحانی لحاظ سے ہمیں اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات طلب کرنے چاہئیں اور اس امر کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیئے کہ وہ کون انعام ہمیں دیتا ہے کیونکہ وہی اس امر کو بہتر سمجھ سکتا ہے کہ ہمارے قویٰ اور ہماری دماغی بناوٹ کے مناسب حال کونسا روحانی انعام ہے۔" (الفضل ۱۵ر جون ۱۹۶۱ء)

درخواستِ دعا و شکریہ

مکرم چوہدری فضل احمد صاحب منیجر لطیف نگر خادم نے سکول ہذا کے ایک طالب علم عزیزم محمود مبارک ابن حاجی حسن بلوچ متعلم جماعت نہم جس نے گزشتہ سال مڈل اسٹینڈرڈ کے امتحان میں بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی کو اپنی طرف سے ایک عدد ٹائم پیس جس کی قیمت ۵۵/- روپے بطور انعام دیا ہے۔ نیز آپ نے وعدہ فرمایا ہے کہ آئندہ جب بھی مڈل اسٹینڈرڈ یا میٹرک کے امتحان میں ہر دو ہائی سکول (محمد آباد و بشیر آباد) سے جو لڑکا بھی بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کیا کرے گا وہ اس کو اپنی طرف سے یک صد روپیہ بطور انعام دیا کریں گے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

سکول ھذا مکرم چوہدری صاحب کا اس حوصلہ افزائی پر انتہائی مشکور ہے نیز ہم جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب کو اس سے بھی بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے اور سکول ہذا کو زیادہ سے زیادہ اعلیٰ نتائج پیدا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول محمد آباد ضلع تھرپارکر سندھ۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۷ر فروری۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ مشرقی پاکستان میں جنگی قیدیوں کی کل تعداد ۹۴ ہزار ہے۔ ان میں سے ۵۵ ہزار قیدیوں کی فہرست ریڈ کراس کی معرفت موصول ہو چکی ہے۔ باقی ۳۹ ہزار کی فہرست ابھی نہیں ملی۔ ۱۷۹ قیدی ایسے ہیں جو کہ شدید زخمی ہیں یا ان کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہیں سویلین قیدیوں کی تعداد آٹھ ہزار ہے۔

ترجمان نے کہا حکومت ان کی بحفاظت واپسی کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے اس کے علاوہ چار ممبروں کی ایک خصوصی کمیٹی کابینہ کے ممبروں پر مشتمل مقرر کی گئی ہے

ترجمان نے کہا بڑی طاقتوں، سوئٹزرلینڈ کے سفارت خانہ اور ریڈ کراس کی معرفت ہندوستان کو آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ جلد ان قیدیوں کی واپسی کا انتظام کرے مگر وہ ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ بھارت ان قیدیوں کو سودا بازی کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔

لاہور ۷ر فروری۔ گورنر پنجاب جناب غلام مصطفیٰ کھر نے اپنی حکومت کے چودہ مشیروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ جو کہ یہ ہیں۔ محمد حنیف رامے (خزانہ و آبکاری) خورشید حسن میر (تعمیرات) صادق حسین قریشی (زراعت ترقیات) محمد افضل وٹو (محنت) شیخ رفیق احمد (امداد باہمی) چوہدری محمد اللہ (مال گزاری) چوہدری ارشاد احمد (صحت) چوہدری محمد یعقوب اعوان (قانون) صوفی نذر محمد (اطلاعات) عبد الغفار خان (ٹرانسپورٹ) مختار احمد اعوان (آبادکاری) میاں افتخار احمد تاری۔ چوہدری ممتاز کاہلوں۔ سید عاشق علی۔ (بلدیاتی ادارے)

گورنر نے بتایا کہ ان مشیروں کو وہ تمام مراعات حاصل ہوں گی جو وزراء کو ملا کرتی ہیں ان کی تنخواہ اڑھائی ہزار روپیہ ماہانہ ہو گی۔ ان میں سے دو قومی اسمبلی کے ممبر ہیں اور دس صوبائی اسمبلی کے رکن ہیں۔ ۲۳ر مارچ کو صوبائی اسمبلی کا اجلاس منعقد ہونے پر ان میں سے اکثر کو وزراء بنا دیا جائے گا۔ امید ہے کہ خواتین میں سے بھی ایک وزیر مقرر کیا جائیگا۔

بنکاک ۷ر فروری۔ بنکاک ریڈیو کے اعلان کے مطابق تھائی لینڈ نے نام نہاد بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی اہم ذمہ داری

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنی ہے۔ اور جہاں جہاں ہم تبلیغ اسلام کریں گے۔ وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی ... اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے۔ اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔"

مساجد اسلامی زندگی کا مرکز ہیں۔ لہذا ہماری جماعت کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ تمام دنیا میں مساجد تعمیر ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید کی آوازیں آنے لگ جائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

اسلام آباد ۷ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے سوئٹزرلینڈ کی معرفت نیز بعض دیگر بڑی طاقتوں کے ذریعے بھارت کو توجہ دلائی ہے کہ مشرقی پاکستان میں مقیم بہاری مسلمانوں کی حفاظت کرنا بھارت کی اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے جسے وہ ادا نہیں کر رہا۔

کویت ۷ر فروری۔ اسلامی سیکرٹریٹ کے سیکرٹری جنرل تنکو عبد الرحمن مسلمان ملکوں کی تیسری کانفرنس کے انعقاد کی تیاریوں میں انتہائی طور پر مصروف ہیں۔ یہ کانفرنس ۲۸ اور ۲۹ر فروری کو جدہ میں منعقد ہو رہی ہے تنکو عبد الرحمن نے چند روز قبل کویت کے حکمران شیخ سالم الصباح سے تین گھنٹہ تک اس کانفرنس کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ اس ملاقات کے دوران پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملے اور مشرقی پاکستان پر غاصبانہ قبضہ کے بارے میں تبادلہ افکار ہوا کویت کے اعلیٰ اور باخبر ذرائع کے مطابق اسلامی ملکوں کے وزراء خارجہ کی اس کانفرنس میں پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت مشرقی پاکستان پر بھارتی قبضہ سے عالم اسلام پر پڑنے والے اثرات پر غور کرنے کے علاوہ پاکستان کے نقصان کی تلافی کے لئے اسلامی ملکوں کی طرف سے مالی امداد دینے کا مسئلہ بھی زیر غور آئیگا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴